604-سنت نبویہ کی حجیت پر شرعی دلائل

سوال

کیا ہمارے لیے سنت نبویہ کی اتباع واجب ہے یا کہ صرف قرآن مجید کی، اور کیا مسلمان شخص کے لیے کسی معین مسلک اور مذہب کی اتباع کرنی لازم ہے ؟

پسندیدہ جواب

پہلا سوال تو ایک حقیقی مسلمان کے لیے عجیب محسوس ہوتا ہے، اور دہشت زدہ کر دیتا ہے، کہ کس طرح ایک مسلم اور بدیہی امر جو کہ دین کی اساسیات میں شامل ہے وہ سوال میں تحویل ہوا ہے ؟

لیکن جب یہ سوال ہو چکا ہے تو ہم اللہ کی مدد سے اس شرعی علمی اصل یعنی حجیت حدیث اور اس کی اتباع کے وجوب اور حدیث کی اہمیت اور حدیث کا انکار کرنے والے کا کے حکم جس میں شکوک وشبہات رکھنے والوں کا رد اور گمراہ فرقے جو اپنے آپ کو اہل قرآن کا نام دیتے ہیں ان کے پیروکاروں کا رد حالانکہ قرآن ان سے بری ہے، ان شاء اللہ یہ جواب اس موضوع میں ہر حق کے متلاشی کے لیے نافع ثابت ہوگا :

حجیت حدیث کے دلائل :

اول :

حجیت حدیث پر قرآن مجید سے دلائل :

یہ کئی طرح سے ہے :

اول :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتا ہے اس نے اللہ کی اطاعت کی}.

اس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے کو اپنی اطاعت میں شمار کیا ہے .

پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی اطاعت کو اپنے رسول کی اطاعت کے ساتھ ملا کر ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

.{اے ایمان والو اللہ تعالی کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو}.

دوم :

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے سے ڈرایا اور نافرمانی کرنے والے کو ہمیشہ جہنم میں رہنے کی وعید سنائی ہے۔

فرمان باری تعالی ہے :

.{جو لوگ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے، یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچ جائے}.النور (63).

سوم :

.{تیرے رب کی قسم یہ اس وقت تک مومن ہی نہیں ہوسکتے جب تک کہ وہ آپس کے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم تسلیم نہ کرلیں، پھر آپ جو ان میں فیصلہ کردیں اس کے متعلق اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں}.النساء (65).

چہارم :

.{اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول کے کہنے کو بجالاؤ، جب کہ رسول تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں}.الانفال (24).

پنجم :

پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ جس میں ان کا تنازع پیدا ہوجائے، اور اختلاف کے وقت وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹائیں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اگر تم کسی چیز میں تنازع کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ}.

دوم :

حجیت حدیث پر سنت نبویہ سے دلائل :

یہ بھی کئی طرح ثابت ہے :

پہلی وجہ :

ترمذی میں ابورافع وغیرہ کی مرفوع (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع) حدیث ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں تم میں سے کسی ایک کو ایسا نہ پاؤں کہ وہ اپنے پلنگ وغیرہ پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور اس کے پاس میرے حکم میں سے کوئی حکم آئے جو میں نے دیا ہے، یا کوئی نہی آئے جس سے میں نے روکا ہے تو وہ کہے : میں نہ جانتا، ہم جو کتاب اللہ میں پاتے ہیں اس کی اتباع کرینگے"

ابو عیسی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے دیکھیں : سنن ترمذی طبع شاکر حدیث نمبر (2663).

اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا تم میں سے کسی کو یہ کافی ہے کہ وہ اپنے پلنگ پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا یہ خیال کرے کہ اللہ نے وہی کچھ حرام کیا ہے جو اس قرآن میں ہے، خبردار اللہ کی قسم میں نے وعظ و نصیحت کی ہے، اور حکم دیا ہے، اور کچھ اشیاء سے روکا بھی ہے یقینا یہ قرآن کی طرح ہی ہیں یا اس سے زیادہ.... الحدیث

اسے ابوداود نے کتاب الخراج اور کتاب الامارۃ فئ میں ذکر کیا ہے.

دوسری وجہ :

سنن ابوداود میں ہی عرباس بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں :

"ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بہت ہی بلیغ وعظ کیا...

اس حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میری اور میرے خلفاء مہدیین اور راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، اور اس پر سختی سے قائم رہو...."

صحیح ابوداود کتاب السنۃ.

سوم :

حجیت حدیث پر اجماع کی دلالت :

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

میرے علم میں تو یہی ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام میں سے جس نے بھی کوئی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنائی تو اس کی وہ خبر اور حدیث قبول کی گئی اور اسے سنت ثابت کیا، اور تابعین کے بعد والے لوگوں نے بھی ایسے ہی کیا، اور جن سے ہم ملے وہ سب احادیث کو ثابت کرتے اور اسے سنت قرار دیتے، اور اس کی اتباع کرنے والے کی تعریف کرتے اور مخالفت کرنے والے پر عیب لگاتے.

لہذا جو کوئی بھی اس مذہب کو چھوڑے ہمارے نزدیک وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کے بعد آج تک کے اہل علم کی راہ کو چھوڑنے والا اور جاہل لوگوں میں سے ہوگا"

چہارم :

حجیت حدیث پر صحیح نظر سے دلالت :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ کے نبی ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کی تقدیق کی جائے، اور آپ نے جو حکم دیا ہے ہر حالت میں اس کی اطاعت کی جائے، اور یہ بات طے شدہ اور مسلّم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امور کا حکم دیا اور خبریں دی ہیں جو قرآن کریم سے زائد ہیں.

اس لیے اس کا التزام کرنے اور اسے تسلیم کرنے کے وجوب میں قرآن اور حدیث میں فرق کرنا ایسی تفریق ہے جس کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ یہ تفریق ہی باطل ہے، اس لیے لازم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر واجب تصدیق ہے، اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم واجب اطاعت ہے۔

حجیت حدیث کا انکار کرنے والے کو انکار حدیث کی بنا پر کافر قرار دینے کا حکم ایسا ہے جو دین کی ان اشیاء میں شامل ہوتی ہیں جن کا علم ہونا ضروری ہے۔

رہا دوسرا سوال وہ یہ کہ: آیا مسلمان شخص کے لیے کسی معین مذہب کی اتباع کرنی لازم ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ: ایسا لازم تو نہیں، ہر عام مسلمان شخص کا مذہب اس کے مفتی کا مذہب ہے جس سے وہ فتوی لے رہا ہے، مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ کسی ثقہ اہل علم و فتوی سے سوال کرے، اور اگر شخص طالب علم ہو اور وہ دلائل اور اقوال کے درمیان تمیز کر سکتا ہو تو اسے اہل علم کے اقوال میں سے راجح قول کو جو کتاب و سنت کے دلائل سے راجح ہو پر عمل کرنا چاہیے۔

اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ مسلمان کے لیے مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک فقہی مذہب کی اتباع کرنی جائز ہے، لیکن اس کے لیے ایک شرط ہے وہ یہ کہ جب وہ کسی معین مسئلہ میں یہ معلوم کر لے کہ حق اس کے مذہب کے خلاف ہے تو اس کے لیے اپنے اس مذہب کو چھوڑ کر حق کی پیروی کرنا فرض ہے، چاہے وہ کسی اور مذہب و مسلک میں ہو، کیونکہ مقصود تو اتباع حق ہے جو کتاب و سنت سے پہچانا جاتا ہے۔

اور یہ فقہی مذاہب تو صرف احکام شریعت کی معرفت کے طرق ہیں جو کتاب و سنت کی دلالت سے بتاتے ہیں، نہ کہ یہ مسلک اور مذاہب کتاب و سنت ہیں اس سے باہر نہیں جایا جا سکتا۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق کو حق دکھائے، اور ہمیں حق کی اتباع و پیروی کرنے کی توفیق دے، اور ہمیں باطل کو باطل دکھائے اور ہمیں باطل سے اجتناب کرنے کی توفیق بخشے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

واللہ اعلم۔